احسان دانشؔ

(1982 — 1914)

احسان دانش اردو میں شاعرِ مزدور کے لقب سے جانے جاتے ہیں۔ وہ کاندھلہ، اتر پردیش کے رہنے والے تھے۔ ان کے خاندان کی مالی حالت بہت خراب تھی اس لیے ان کی تعلیم بہت معمولی ہوئی۔ لیکن مطالعے کا شوق ان میں بچپن سے تھا۔ وہ دن بھر محنت مزدوری کرتے تھے۔ فرصت کے اوقات میں شعر و ادب سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ اور بہت جلد وہ شعر بھی کہنے لگے۔ آواز اچھی پائی تھی، اس لیے مشاعروں میں بہت جلد مقبول ہو گئے۔ انھوں نے زندگی کا بڑا حصّہ لاہور میں گذارا، اور آہستہ آہستہ اپنے وقت کے ممتاز استادوں میں شمار ہونے لگے۔ انھوں نے کتابوں کی ایک دوکان کھول لی تھی۔ اس سے معاش بھی حاصل کرتے تھے اور وقت بھی اچھا گزرتا تھا۔

احسان دانش کی نظموں میں غریب طبقوں کی زندگی کا عکس نمایاں ہے۔ انھوں نے مزدوروں پر بہت سی نظمیں کہیں۔ انداز میں جذباتیت کا رنگ غالب ہے۔ 'نوائے کارگر' ، 'چراغاں' اور 'آتشِ خاموش' ان کے مشہور مجموعے ہیں۔ ان کی زبان بالعموم سہل اور رواں ہے۔ ہندی بول چال کے لفظوں کو بہت خوبصورتی سے برتتے ہیں۔ کچھ گیت ہندی بھاشا میں بھی لکھے ہیں۔ ان کی رومانی نظمیں بہت پسند کی جاتی تھیں۔ ان میں 'صبحِ بنارس' اور 'بیتے ہوئے دن' خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

پریت ہے من کا روگ

پریت ہے من کا روگ

سکھی ری

پریت ہے من کا روگ

انگ ہے اگنی ' نین پانی

بولت ہیں سب وِش کی بانی

وِیوگ میں بیتی جات جوانی

اَتی کٹھن سنجوگ

سکھی ری

پریت ہے من کا روگ

دھرتی چپ آکاش اندھیرا

روٹھ گیو ، رَتیَن سے سویرا

برہن کا من ، دکھ کا ڈیرا

چھایو جگ میں سوگ

سکھی ری

پریت ہے من کا روگ

چھب دِکھلاجا کرشن مراری

درس کے پیاسے ہیں نرناری

کھائی ہے ایسی پریم کٹاری

ویاکُل ہیں سب لوگ
سکھی ری
پریت ہے من کا روگ

(احسان دانش)

سوالات

1. شاعر نے پریت کو من کا روگ کیوں کہا ہے؟
2. راتوں سے سویرا روٹھ جانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. شاعر کرشن مُراری کے درشن کی ضرورت کیوں محسوس کرتا ہے؟